رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۷

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الکتاب تو تیہ من تشاء: عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

روزنامہ

الفضل

لاہور پاکستان

یوم یکشنبہ

فی پرچہ ڈیڑھ آنہ

جلد ۱	۲۸ فتح ۱۳۲۶ھش	۱۵ صفر ۱۳۶۶ھ	۲۸ دسمبر ۱۹۴۷ء	نمبر ۸۶

اخبار احمدیہ

لاہور ۲۷ دسمبر:- سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی طبیعت خدا کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ ثم الحمد للہ۔

اگر زمینی طاقتیں ہمیں قادیان لیکر نہ دیں گی تو خدا کے فرشتے ہمیں قادیان لیکر دیں گے (انشاء اللہ)

لاہور ۲۷ ماہ فتح۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ۔ کہ ہر طرح کے ناسامد حالات کے باوجود اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ جماعت احمدیہ کے سالانہ جلسہ ۴۷ء کا ایک ظلی اجلاس جودھامل بلڈنگ متصل رتن باغ لاہور کے نزدیک ایک وسیع میدان میں اپنی روایتی شان کے ساتھ شروع ہو گیا۔

دس بجے کے قریب سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سٹیج پر تشریف لائے۔ اور حضور نے مندرجہ ذیل پر معارف تقریر کے ذریعے جلسے کا افتتاح فرمایا:-

جلسہ سالانہ ۴۷ء کے موقع پر سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی افتتاحی تقریر

(مرتبہ خورشید احمد)

فرمایا:- آج کا جلسہ غیر معمولی حالات میں منعقد ہو رہا ہے۔ گذشتہ سال قادیان میں جلسہ سالانہ کے موقعہ پر کوئی احمدی یہ قیاس بھی نہیں کر سکتا تھا کہ اگلے جلسے کے موقعہ پر ہم اپنے مرکز سے محروم ہوں گے۔ اور ہمیں کسی اور جگہ پر اپنا جلسہ کرنا پڑیگا۔ جگہوں کے لحاظ سے تو ساری جگہیں ہی ایک جیسی حیثیت رکھتی ہیں۔ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ جعلت لی الارض کلہا مسجد۔ یعنی میرے لئے ساری ہی زمینیں مسجد بنا دی گئی ہیں۔ اگر ہر جگہ ہی خدا کی سجدہ گاہ بن سکتی ہے۔ تو وہ مومن کے لئے جلسہ گاہ بھی بن سکتی ہے۔ لیکن بہرحال علاقے، تعلقات اور محبتیں ضرور قلب پر اثر ڈالنے والی چیزیں ہیں۔ اور ہر چیز انسان کو محبوب معلوم ہوتی ہے۔ اگر کرائے کا ایک مکان بھی تبدیل کیا جائے۔ تو تکلیف ہوتی ہے۔ اگر کوئی شخص اپنی ملکیت کا مکان بھی خود اپنی مرضی سے فروخت کرتا ہے۔ تو اسے بھی تکلیف محسوس ہوتی ہے۔ تو پھر وہ جگہ چھوڑنے پر کیوں تکلیف محسوس نہ ہو۔ جو ہماری نگاہ میں مقدس تھی۔ جو ہمارے نزدیک روحانی ترقی کا ذریعہ تھی جو ہمارے نزدیک دین کی اشاعت اور تبلیغ کا مرکز تھی۔ اور جس سے ہمیں جبری طور پر اور ایسے طور پر محروم کر دیا گیا ہے کہ جب تک حالات پھر پلٹا نہ کھائیں۔ ہم آسانی سے وہاں نہیں جا سکتے۔ یہ چیز تکلیف دہ تو ضرور ہے اس سے دل مجروح تو ضرور ہوتے ہیں۔ لیکن مومن ہاں وہ سچا مومن جو محض سن سنا کر خدا پر ایمان نہیں لاتا بلکہ جس کا ایمان پورے یقین اور وثوق پر مبنی ہے وہ جانتا ہے۔ اور خوب جانتا ہے۔ کہ یہ تغیر ایک عارضی تغیر ہے۔ مجھے خوب معلوم ہے۔ کہ قادیان میری چیز ہے وہ میری ہے۔ کیونکہ میرے خدا نے وہ مجھے دی ہے۔ گو آج ہم قادیان نہیں جا سکتے۔ گو آج ہم اس سے محروم کر دیئے گئے ہیں۔ لیکن ہمارا ایمان اور ہمارا یقین ہمیں بار بار کہتا ہے۔ کہ قادیان ہمارا ہے وہ احمدیت کا مرکز ہے۔ اور ہمیشہ احمدیت کا مرکز رہے گا۔ (انشاء اللہ) حکومت خواہ بڑی ہو یا چھوٹی بلکہ حکومتوں کا کوئی مجموعہ بھی ہمیں مستقل طور پر قادیان سے محروم نہیں کر سکتا۔ اگر زمین ہمیں قادیان لیکر نہ دے گی۔ تو ہمارے خدا کے فرشتے آسمان سے اتریں گے۔ اور ہمیں قادیان لے کر دیں گے۔

(نعرہ ہائے تکبیر) اور جو طاقت بھی اس راہ میں حائل ہو گی وہ پارہ پارہ کر دی جائے گی۔ وہ نیست و نابود کر دی جائے گی۔ قادیان خدا نے ہمارے ساتھ مخصوص کر دیا ہے۔ اس لئے وہ ہمیں آپ قادیان لے کر دے گا۔ (انشاء اللہ)

پس ہمارے دل غمگین نہ ہوں۔ تم پر افسردگی طاری نہ ہو۔ یہ کام کا وقت ہے۔ اور کام کے وقت میں افسردگی اچھی نہیں ہوتی۔ بلکہ کام کے وقت میں ہم میں نئی زندگی اور نئی روح پیدا ہو جانی چاہیئے ہمارے بوڑھے جوان ہو جانے چاہئیں اور ہمارے جوان پہلے سے بہت زیادہ طاقتور ہو جانے چاہئیں۔ ہم مذہبی لوگ ہیں۔ حکومتوں سے ہمارا کوئی تعلق نہیں۔ ہمارا کام دلوں کو فتح کرنا ہے نہ کہ زمینوں کو۔ ہمارا یہ کام دوسرے کاموں سے بہت زیادہ اہم اور ضروری ہے۔ پس ہمیں دوسروں کی نسبت زیادہ ہمت اور قربانی کرنی چاہیئے۔ آؤ ہم اپنے رب کے حضور دعا کرتے ہوئے یہ التجا کریں۔ کہ اے ہمارے رب! ہمارے دلوں ہمارے جسموں اور ہمارے سامانوں کی کمزوری اور قلت کو تو خوب جانتا ہے ہم ہر طرح بے کس بے بس اور ناتواں ہیں۔ ہمارے پاس تیرے حضور پیش کرنے کے لئے ایک ہی چیز ہے۔ اور وہ ہے ہمارا ٹوٹا پھوٹا، کمزور، ناقص اور نکرم خوردہ ایمان ہم تیری محبت کے اس نقطے کا واسطہ دیکر

(باقی صفحہ ۷)

پرنٹر و پبلشر عبد الحمید بی۔ اے ایل ایل بی نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور میں طبع کرا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل۔ ایل بی

اگر اسلام خدا کا مذہب ہے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کامل اور آخری نبی ہیں تو پھر ہمیں یقین کر لینا چاہیئے

"موجودہ حالات مسلمانوں کو بیدار کرنے کیلئے پیدا ہوئے ہیں نہ کہ تباہ کرنے کیلئے"

جماعت احمدیہ کے سالانہ اجتماع کے موقعہ پر حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ کی اہم تقریر

(مرسلہ خورشید احمد)

لاہور ۲۷ ماہ فتح:- آج صبح ساڑھے دس بجے زیر صدارت حضرت سیٹھ عبد اللہ الہ دین صاحب حیدر آباد کی صدارت میں جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ ۴۷ء کا پہلا اجلاس شروع ہوا جس میں حضرت مفتی محمد صادق صاحب۔ الحاج مولوی محمد سلیم صاحب۔ صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب اور مکرم مولوی محمد نذیر صاحب لائلپوری نے پروگرام کے مطابق مقررہ موضوعات پر تقاریر کیں۔ نماز ظہر و عصر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے جلسہ گاہ میں تشریف لا کر پڑھائی۔ ساڑھے تین بجے جلسہ کا دوسرا اجلاس شروع ہوا۔ ماسٹر فقیر اللہ صاحب نے تلاوت قرآن کریم کی اور ثاقب صاحب زیروی نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ایک تازہ نظم خوش الحانی کے ساتھ پڑھ کر سنائی۔

اس کے بعد سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ نے حالات حاضرہ کے متعلق ایک اہم تقریر فرمائی جس کا ملخص اپنے الفاظ میں ہدیہ احباب کیا جاتا ہے:-

ابتداء میں حضور نے فرمایا جن حالات کی وجہ سے لاکھوں مسلمانوں کو مشرقی پنجاب اور اس کے ملحقہ علاقوں سے پاکستان میں آنا پڑا۔ اور لاکھوں ہندوؤں اور سکھوں کو پاکستان سے نکل کر ہندوستان کی طرف جانا پڑا۔ ان کی وجہ سے لازماً طبائع میں بار بار یہ خیال پیدا ہوتا ہے کہ کیا تھا۔ اور کیا ہو گیا؟ اور یہ کہ آئندہ ہمیں کیا کرنا چاہیئے؟ ہماری جماعت کے قلوب میں بھی لازماً یہی جذبات پیدا ہوتے ہوں گے۔ اس لئے میں انہیں کے متعلق کچھ کہنا چاہتا ہوں۔

موجودہ حالات مسلمانوں کو بیدار کرنے کے لئے پیدا ہوتے ہیں

اس کے بعد حضور نے فرمایا۔ اگر یہ صحیح ہے۔ کہ اسلام خدا کا مذہب ہے۔ اور اگر یہ درست ہے۔ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے آخری نبی ہیں جن کے بعد کوئی نئی شریعت نہیں آ سکتی اور جس کے بعد کوئی ایسا حاکم نہیں آ سکتا۔ جو آپ کے کسی حکم کو بدلے۔ اور اگر یہ صحیح ہے کہ آپ کی بادشاہت قیامت تک جاری ہے۔ تو پھر لازماً ہمیں ماننا پڑے گا۔ کہ اسلام کی ترقی اور تنزل میں خدا کا ہاتھ ہے۔ اور یہ کہ حالات خواہ کچھ بھی ہوں۔ خواہ وہ حالات خدا کی طرف سے بطور سزا کے ہوں یا بطور تنبیہہ۔ بہرحال اس میں خدا کی طرف سے کوئی نہ کوئی پہلو بھلائی کا ضرور مخفی ہو گا اگر ہم اپنا یہ نقطہ نگاہ بنا لیں۔ کہ بھلائی کا وہ مخفی پہلو کیا ہے۔ اور اس سے ہم کس طرح فائدہ اٹھا سکتے ہیں؟ تو یقیناً ہمارا مستقبل ماضی سے زیادہ شاندار اور روشن ہو سکتا ہے۔

بے شک مسلمانوں پر بڑی بھاری تباہی آئی پانچ چھ لاکھ مسلمان مارے گئے۔ اور پانچ چھ لاکھ کو جبراً مرتد بنایا گیا۔ لیکن اصل چیز تباہ کرنے والی مایوسی ہوتی ہے۔ اگر حوصلہ اور امید قائم ہے۔ تو یہ تعداد کوئی حیثیت نہیں رکھتی۔ اگر پچاس کروڑ میں سے دس بارہ لاکھ نکل گئے تو اس سے بھلا کیا فرق پڑ سکتا ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کی مثال دیکھو۔ کہ سات سو کی تعداد تک پہنچ جانے کے بعد وہ یہ کہتے تھے۔ کہ اب کوئی طاقت ہمیں تباہ نہیں کر سکتی۔ پس مرنے یا جائداد کے نقصان کا سوال ہی نہیں ہے۔ اصل چیز ایمان ہے۔ اگر ایمان موجود ہے تو پھر اگر پچاس کروڑ تا نوے لاکھ مسلمان بھی مارے جائیں۔ تو پھر بھی مسلمان مٹ نہیں سکتے وہ ضرور بڑھیں گے اور ترقی کریں گے۔ اور اگر یہ حالات خدا نے ہماری کسی غفلت کی بنا پر بطور سزا وارد کئے گئے ہیں۔ تو پھر بھی ہمیں گھبرانے کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ کوئی شخص بھی اپنے کسی عزیز کو تباہ کرنے کے لئے سزا نہیں دیا کرتا۔ بلکہ اسے ہوشیار کرنے کے لئے سزا دیا کرتا ہے۔ پس اگر رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم سچے ہیں اور اسلام خدا کا مذہب ہے۔ تو پھر ہمیں یہ یقین رکھنا چاہیئے۔ کہ یہ تکلیف ہمیں بیدار کرنے کے لئے دی گئی ہے نہ کہ تباہ کرنے کے لئے۔

حضور نے جماعت کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا پس یہ غمگین اور رنجیدہ ہونے کا وقت نہیں۔ تم بھلا دو ان چیزوں کو جو تم کو افسردہ اور ہمتوں کو پست کرنے والی ہوں۔ اور یاد رکھو کہ دوست کی طرف سے اگر سختی بھی ہو۔ تو وہ بھلائی کے لئے ہوتی ہے۔ نہ کہ سختی کے لئے۔ اور اگر یہ تو بھی ہو۔ تو جس خدا سے ہم نے اب تک اتنے آرام حاصل کئے ہیں۔ اور اتنے میٹھے لقمے کھائے ہیں۔ وہ ایک کڑوا لقمہ بھی دیدے تو کیا حرج ہے۔ اگر ہم اس پر برا منائیں۔ تو یہ ہماری ہی بڑی بے حیائی اور بے شرمی ہو گی۔

کن وجوہ کی بنا پر یہ حالات پیدا ہوئے

اصل چیز جو ہمارے لئے قابل غور ہے۔ وہ یہ ہے کہ ہماری کن غفلتوں کی وجہ سے یہ حالات پیدا ہوئے اور اس کا علاج کیا ہے؟ اس سلسلے میں حضور نے بتایا۔ کہ تنظیم کی کمی۔ اور بر وقت احتیاطی تدابیر اختیار نہ کرنے کی وجہ سے یہ حالات پیدا ہوئے۔ مسلمان اربوں روپیہ چھوڑ کر آئے ہیں اگر وہ اپنی جائداد کا ایک فی صدی حصہ بھی اپنی احتیاطی حفاظت اور تعلیم پر خرچ کرتے تو یہ حالات کبھی پیدا نہ ہوتے۔ حضور نے فرمایا۔ اب مجھے یہ خیال آتا ہے۔ کہ پہلی تو مسلمانوں کو بھاگنا نہیں چاہیئے تھا۔ لیکن اگر وہ بھاگتے بھی تو انہیں بجائے پاکستان کی طرف آنے کے دہلی کی طرف جانا چاہیئے تھا۔ اگر وہ دہلی کا رخ کرتے۔ تو یقیناً موجودہ حالات پیدا نہ ہوتے۔ بلکہ دہلی کے ارد گرد میں مسلمانوں کی طاقت مجتمع ہو جاتی۔ اور چونکہ وہاں تمام بیرونی ممالک کے نمائندے موجود ہوتے ہیں اس لئے حکومت دہلی کے قرب میں اس قسم کے حالات پیدا کرنے سے یقیناً ہچکچاتی۔ جیسے مشرقی پنجاب میں رونما ہوئے۔ کیونکہ اس سے اس کی بیرونی ممالک میں بدنامی ہوتی۔ حضور نے مشرقی پنجاب سے آنے والے احمدیوں کو بالخصوص اور عام مسلمانوں کو بالعموم یہ نصیحت فرمائی کہ انہیں واپس اپنے مقامات پر جانے کا خیال ہرگز بھولنا نہیں چاہیئے۔ وہاں ہمارے اسلاف کی بنائی ہوئی مسجدیں اور مقابر ہیں۔ انہیں یونہی چھوڑ دینا بے غیرتی ہے۔ ہمیں اٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے ہر وقت وہاں جانے کے لئے تیار رہنا چاہیئے۔ اور اس کے لئے ایک دوسرے کو تحریک کرتے رہنا چاہیئے۔

انڈین یونین کی بدنامی

حضور نے مسلمانوں کے حق میں پیدا ہونے والے حالات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ اب مسلمانوں پر ہونے والے ہندوستان کے مظالم دنیا پر واضح ہو چکے ہیں کہ آئندہ انڈین یونین آسانی سے ان کا اعادہ نہیں کر سکے گی۔ اب اگر ایسا ہوا۔ تو دنیا کے بڑے بڑے ممالک خود ان حالات کا جائزہ لینے کے لئے اپنے نمائندے بھیجیں گے۔ اس سلسلے میں حضور نے یہ تجویز پیش فرمائی کہ کسی ایک ضلع کے مسلمانوں کو تنظیم کے ساتھ واپس مشرقی پنجاب میں جانے کا فیصلہ کرنا چاہیئے۔ پہلے انہیں دیگر ممالک میں بھی اور انڈین یونین کے سامنے بھی یہ بات واضح کر دینی چاہیئے۔ کہ وہ انڈین یونین کے وفادار رہیں گے۔ لیکن برابر کے شہری حقوق لیں گے۔ وہ صرف اپنی ذاتی جائداد اور اپنے مکانوں پر قابض ہوں گے اور یہ کہ وہ بغیر ہتھیار کے جائیں گے۔ اور اگر وہ یہ امور واضح کر کے کسی معین تاریخ کو مشرقی پنجاب میں داخل ہو جائیں۔ تو یقیناً دنیا کے بہت سے ممالک کے نمائندے یہ دیکھنے کیلئے آ جائیں گے۔ کہ انڈین یونین ان سے کیا سلوک کرتی ہے۔ اور ان نمائندوں کی موجودگی میں حکومت آسانی سے مسلمانوں کے ساتھ ظلم کا برتاؤ نہیں کر سکتی۔

حضور نے فرمایا۔ کہ اسلام کی تعلیم کے مطابق اپنے دشمن کے متعلق بھی دلوں سے کینہ اور بغض نکال دینا چاہیئے لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ تم حالات کو درست کرنے سے غافل ہو جاؤ۔ تمہیں اس وقت تک اطمینان کا سانس نہیں لینا چاہیئے۔ جب تک کہ چالیس پچاس ہزار اغوا شدہ عورتوں کو واپس ان کے گھروں میں نہ پہنچا دو یاد رکھو! کہ مشرقی پنجاب کے گوشے گوشے سے مسلمان عورتیں تمہیں پکار پکار کر کہہ رہی ہیں۔ کہ اے مسلمانو! اگر تمہارے دل میں کچھ غیرت ہے۔ تو آؤ اور ہمیں چھڑاؤ!!

انڈین یونین کے احمدیوں کو ضروری ہدایات

حضور نے انڈین یونین میں رہنے والے مسلمانوں کو بالعموم اور احمدیوں کو بالخصوص یہ مشورہ دیا۔ کہ اب جبکہ پاکستان کے لیڈروں نے ہندوستان کے مسلمانوں کو اور ہندوستان کے لیڈروں نے پاکستان کے غیر مسلموں کو اپنی اپنی حکومت کا وفادار رہنے کا مشورہ دیا ہے یہ ضروری ہے کہ ہندوستان کے مسلمان وہاں کی ایسی سیاسی پارٹیوں میں شامل ہو جائیں۔ جن میں وہ مسلمانوں کے حقوق کی حفاظت کر سکیں۔ اس وقت انڈین یونین میں دو پارٹیاں ہیں ایک پارٹی مہاسبھا کی طرف جھک رہی ہے۔ دوسری پارٹی کانگرسی ہے۔ وہ چونکہ سالہا سال سے غیر مذہبی اور جمہوری پارٹی ہونے کا اعلان کرتی رہی ہے۔ اس لئے وہ مجبور ہے اب بھی جمہوری اور غیر فرقہ دارانہ پارٹی ہونے کا اعلان کر رہی ہے ان دونوں پارٹیوں میں سخت رسہ کشی ہو رہی ہے۔ چونکہ اس وقت بظاہر دوسری پارٹی کمزور ہے۔ مگر وہ برسر اقتدار ہے اسلئے وہ مجبور ہے اس بات پر کہ اپنی طاقت کو دیگر عناصر کی مدد سے قائم رکھے۔ پس میرے نزدیک مسلمانوں کو اس پارٹی کا ساتھ دینا چاہیئے۔ اس سے موجودہ ظلم اور تعدی رک جائے گی۔ اور آہستہ آہستہ طاقت کا توازن مسلمانوں کے ہاتھ میں آ جائے گا۔

دردِ نہاں کا حال کسی کو سنائیں کیا

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالٰے کا مندرجہ ذیل منظوم کلام ۲۷ دسمبر ۱۹۴۷ء کو حضور کی تقریر سے پہلے جناب ثاقب زیروی نے پڑھ کر سنایا۔

دردِ نہاں کا حال کسی کو سنائیں کیا
طوفان اٹھ رہا ہے جو دل میں بتائیں کیا

کچھ لوگ کھا رہے ہیں غمِ قوم صبح و شام
کچھ صبح و شام سوچتے رہتے ہیں کھائیں کیا

جس پیار کی نگاہ سے ہمیں دیکھتا ہے وہ
اس پیار کی نگاہ سے دیکھیں گی مائیں کیا

جامِ شراب و سازِ طرب ۔ رقصِ پُرخروش
دنیا میں دیکھتا ہوں یہ میں دائیں بائیں کیا

دنیا ہے ایک زالِ عمر خوردہ و ضعیف
اس زالِ زشت رُو سے بھلا دل لگائیں کیا

دامن تہی ہے ۔ فکر مشوّش ۔ نگہ غلط
آئیں تو تیرے در پہ مگر ساتھ لائیں کیا

حرص و ہوا و کبر و تغلّب کی خواہشات
چمٹی ہوئی ہیں دامنِ دل سے بلائیں کیا

اپنا ہی سب قصور ہے اپنی ہی سب خطا
الزام اُن پہ ظلم و جفا کا لگائیں کیا

روزنامہ الفضل لاہور ۲۸ دسمبر ۱۹۴۷ء

ہمارا جلسہ

احمدیت کی تاریخ میں یہ پہلا موقعہ ہے کہ ہمارا مرکزی سالانہ جلسہ لاہور میں بھی ہو رہا ہے۔ بے شک حقیقی جلسہ تو وہی ہے۔ جو اس وقت قادیان میں ہو رہا ہے۔ اگرچہ وہاں شمولیت کرنے والوں کی تعداد بہت تھوڑی ہے لیکن ہر چہ بقامت کہتر بقیمت بہتر۔ کیونکہ آپ جو یہاں ہیں یقیناً آپ سب کی روحیں بھی ہمارے دوستوں کے ساتھ اس جلسہ میں شامل ہیں۔ جو اس وقت قادیان میں ہو رہا ہے۔ گو آپ کے جسم وہاں نہیں ہیں۔

یہ جلسہ جو لاہور میں ہو رہا ہے۔ اسی جلسہ کا ظل ہے۔ اس لئے یہ قادیان کے جلسہ سے جدا نہیں ہے۔ کیونکہ جو برکات قادیان میں مقیم بھائیوں پر اس وقت نازل ہو رہی ہیں۔ ظلی طور پر وہی ہم پر بھی نازل ہو رہی ہیں بیشک ہمارے قادیان میں مقیم بھائی جسمانی طور پر بھی شعائر اللہ کے قریب ہیں۔ بظاہر ہم سے زیادہ یہ شرف ان کو ضرور حاصل ہے۔ لیکن روحانی طور پر ہم ان کے برابر ہی نہیں بلکہ ان سے کہیں زیادہ اپنے محبوب مرکز کے قریب ہیں۔ ہیں عشاق جانتے ہیں کہ دل کی آنکھیں ظاہری آنکھوں سے زیادہ بہت زیادہ دیکھتی ہیں۔ اور ظاہری نظر حقیقی نظارہ کے راستہ میں حائل ہوتی ہے۔ بلکہ خود نقاب بن جایا کرتی ہے۔

غیر از نگاہ اب کوئی حائل نہیں رہا

لیکن روحانی نظر کے راستہ میں کوئی بھی چیز حائل نہیں ہوتی۔

بے شک جس سرزمین سے روحانی چشمہ پھوٹتا ہے۔ وہ سرزمین مقدس ہوتی ہے۔ اور ہمیشہ کے لئے سعید روحوں کے لئے جاذب بن جاتی ہے۔ لیکن جس چشمہ کا تعلق غیر فانی اور غیر محدود چشمہ سے ہوتا ہے۔ اس کا پانی کھڑا نہیں رہتا۔ وہ فوارہ بن کر اچھلتا ہے۔ اور چٹانوں پر سے کودتا ہوا وادیوں میں پہنچتا ہے اور دور دور کی افتادہ زمینوں کو سیراب کرتا ہے چشمہ کا پانی جہاں کہیں بھی جائے گا۔ اسی چشمہ کا پانی کہلائے گا۔ خواہ وہ منبع سے کتنا ہی دور چلا جائے۔ ہاں پانی کی صفائی اور پاکیزگی کے قیام کے لئے یہ ضروری ہے۔ کہ اصل منبع سے منقطع نہ ہو۔ اس کا تعلق منبع سے قائم رہے۔ ورنہ الگ ہو کر پانی خشک ہو جائیگا۔ یا کھڑا رہ کر گندلا ہو جائے گا۔

کہ بو فساد کی آتی ہے بند پانی میں

یہ محض خیال ہی نہیں محض تصور ہی نہیں ہے۔ بلکہ حقیقت ہے کہ یہ ہمارا جلسہ وہی جلسہ ہے۔ جو اس وقت قادیان میں ہو رہا ہے۔ پانی کی صفائی اور پاکیزگی بتا رہی ہے۔ کہ یہ پانی بھی روحانی چشمہ کا پانی ہے۔ اس لئے ثابت ہے کہ منبع سے تعلق قائم ہے۔ اور انشاء اللہ ہمیشہ قائم رہے گا۔ پانی خواہ کتنی دور پہنچ جائے۔ اگر منبع سے تعلق قائم ہے۔ تو یہ بعد بعد نہیں قرب ہے۔

سمجھو وہیں ہمیں بھی دل ہے جہاں ہمارا

ہندوستان ڈومینین کے خلاف مشرقی افریقہ سے صدائے احتجاج

نیروبی (مشرقی افریقہ) ۲۴ دسمبر۔ نیروبی سے ہمارے نامہ نگار نے بذریعہ برقیہ اطلاع دی ہے کہ قادیان اور عام مسلمانوں کے ساتھ انڈین یونین کی بدسلوکی کے خلاف تمام مشرقی افریقہ میں انتہاء درجہ غم و غصہ کی لہر دوڑ گئی ہے۔ ملک کی مختلف سوسائٹیوں کی طرف سے بہ احتجاجی تار بھیجے گئے ہیں۔ ان کا ایک ہی جواب دیا جاتا ہے کہ قادیان کی حفاظت کی جا رہی ہے۔ کیا اس غلط اور خلاف واقعہ پروپیگنڈا کی کوئی انتہا بھی ہے؟ یوگنڈا کے ایک مقتدر اخبار کے ایڈیٹر نے پنڈت نہرو اور گاندھی جی کو بذریعہ تار کہا ہے۔ کہ باوجود ریڈیو میں اعلان کرنے کے کہ اقلیتوں کی حفاظت کی جائے گی۔ ایسی خبریں آ رہی ہیں۔ کہ قادیان میں جو ایک مقدس مقام ہے سکھوں نے جبر قبضہ کر لیا ہے۔ اس لئے اس معاملہ میں آپ کی ذاتی توجہ کی ضرورت ہے۔

اسی طرح کیمورین سوسائٹی نے نیروبی سے تاریں بھیجی ہیں۔ کہ ریڈیو کے اعلانات کے خلاف ہمیں یہ سنکر سخت رنج پہنچا ہے۔ کہ ہندوستان کے مسلمانوں کے ساتھ نہایت ظالمانہ سلوک روا رکھا گیا ہے۔ اور خاصکر امن پسند اور علم دوست احمدیوں کے مرکز قادیان کو سخت نقصان پہنچایا گیا ہے۔ بیرونی دنیا کو ان مظالم کی وجہ سے سخت صدمہ ہوا ہے۔ یہ معاملہ آپ کی ذاتی توجہ چاہتا ہے۔ بذریعہ تار نتیجہ سے اطلاع دی جائے۔ ہندوستانی حکومت کے محکمہ خارجہ کا جواب کہ قادیان اور ہندوستان کے مسلمانوں کی حفاظت کے لئے سب کچھ کیا گیا ہے۔ اور کیا جا رہا ہے بالکل بے بنیاد اور حقیقت کے خلاف ہے۔

شریعت اسلامیہ ایسوسی ایشن نیروبی نے بھی حسب ذیل تار پنڈت نہرو کو بھیجا ہے

"ہم کو ہندوستان سے مسلمانوں کو ڈیپورٹ کر دینے پر سخت صدمہ ہوا ہے۔ خاصکر قادیان جیسے مقدس مقام پر ایسا ظلم تو سخت قابل نفرت ہے۔ ہم اس کے خلاف سخت احتجاج کرتے ہیں۔ کتنا بڑا مظاہرہ ہے۔ کہ مذہبی لوگ بھی آپ کی ڈومینین میں محفوظ نہیں ہیں۔ ہندوستان بربریت

مغلوبیت کے بعد غلبہ

۳

قبل ازیں مندرجہ بالا عنوان کے ماتحت الفضل کے دو نمبروں میں دو مضامین شائع ہو چکے ہیں ان میں بتایا گیا تھا۔ کہ سلسلہ احمدیہ جن حالات میں سے گزر رہا ہے۔ اور جو حوادث اس ملک پر آئے ہیں۔ اس کے متعلق پہلے سے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات اور کشوف میں خبر موجود تھی۔ اور ان واقعات اور حوادث کو دیکھ کر ایک احمدی کا اور بھی ایمان بڑھتا ہے۔ کہ کس طرح اللہ تعالےٰ کی بتائی ہوئی باتیں پوری ہو رہی ہیں۔ اس طرح خدا بتاتا ہے۔ کہ اپنی ہستی کو دنیا کے لوگوں پر ظاہر کرے۔ تاکہ لوگ اس عالم الغیب اور قادر مطلق ہستی کو جانیں۔ اور اس کی طرف توجہ کریں۔ اس سلسلہ میں چند باتیں احباب کی واقفیت کے لئے مزید پیش کی جاتی ہیں۔

واضح ہو کہ الٰہی جماعتوں پر یہ وقت بھی آیا۔ کہ بظاہر مغلوب ہو گئے۔ اور پھر خدا تعالےٰ کی تائید و نصرت سے غالب آ گئے۔ اس بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا بھی الہام ہے۔

"وھم من بعد غلبھم سیغلبون"
(تذکرہ صـ۶۹۱)

اور وہ غلبہ کے بعد عنقریب مغلوب ہوں گے۔ اس سے ظاہر ہے۔ کہ کوئی وقت ایسا آنا مقدر تھا۔ کہ دشمن کو غلبہ کی صورت حاصل ہوگی۔ مگر خدا تسلی دیتا ہے کہ گھبرانے کی بات نہیں پھر جلد ہی اللہ تعالےٰ اس کے مغلوب ہونے کی صورت بنا دے گا۔ اور پھر لکھا ہے۔

قد ابتلی المومنون (تذکرہ ۲۹۹)

کہ مومنوں پر ایک بڑے ابتلا کا وقت آئیگا۔ اور اس کے بعد الہام ہوا۔

لیعلمن اللہ المجاھدین منکم و لیعلمن الکاذبین (صـ۳۰۰)

حضور فرماتے ہیں۔

"یہ میری جماعت کی طرف خطاب ہے۔ کہ خدا نے ایسا کیا تا خدا تمہیں جتلا دے۔ کہ تم میں سے وہ کون ہے۔ کہ اس کے مامور کی راہ میں صدق دل سے کوشش کرتا ہے۔ اور وہ کون ہے جو اپنے دعویٰ بیعت میں جھوٹا ہے"۔ سو اس وقت ایسا ہی ہوا۔ کہ مجاہدین اور کاذبین کا پتہ لگ گیا۔ اور خلیفہ وقت کو ان کا علم ہے

اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا الہام ہے۔

یوم تاتیک الغاشیۃ یوم تنجو کل نفس بما کسبت یوم تجزی کل نفس بما کسبت (تذکرہ صـ۳۰۶)

یعنی ایک خوفناک غش ڈالنے والا انسان کو چاروں سے گھیرنے والا وقت آنے والا ہے۔ اس وقت ہر ایک شخص اپنے اعمال کے سبب نجات پائے گا۔ اس وقت ہم ہر شخص کو اس کے اعمال کے موافق جزا دیں گے۔

دوسرا امر قادیان جو جماعت کا مرکز تھا اور انشاء اللہ آئندہ بھی رہے گا کی ہجرت سے متعلق ہے۔ اور گویا قادیان میں حفاظت شعائر اللہ کے لئے اب بھی ۳۱۳ اشخاص اصحاب بدر کی تعداد کے مطابق موجود ہیں۔ اور یہ سلسلہ خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے جاری رہے گا۔ مگر ایک پہلو سے اسے خالی کر دیا گیا ہے۔ اور وہاں سے ہجرت ہو چکی ہے۔ اور مخالف ہنستا ہے اور خیال کرتا ہے کہ اب سلسلہ گیا۔ مگر ہم خدائی فعل پر خوش اور رضا مند ہیں۔ کہ خدا کی باتیں پوری ہوئیں۔ اور ہم یقین رکھتے ہیں۔ کہ انہی حالات میں اللہ تعالےٰ سلسلہ کو ترقی دے گا۔ اور قادیان کو واپس دلائے گا۔ چنانچہ اس بارہ میں خدائی الہام حسب ذیل ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا الہام ہے "مسیر العرب" اس الہام کے متعلق فرمایا کہ اس کے معنے یہ بھی ہو سکتے ہیں کہ "عرب میں چلنا" شاید مقدر ہو۔ کہ ہم عرب میں جائیں اور فرمایا انبیاء کے ساتھ ہجرت بھی ہے۔ لیکن بعض رؤیا نبی کے اپنے زمانہ میں پورے ہوتے ہیں۔ اور بعض اولاد یا کسی متبع کے ذریعہ پورے ہوتے ہیں۔ مثلاً آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو قیصر و کسریٰ کی کنجیاں ملی تھیں۔ تو وہ ممالک حضرت عمر کے زمانہ میں فتح ہوئے۔ (تذکرہ صفحہ ۵۱۷)

اس حوالہ سے ظاہر ہے کہ یہ امر مقدر میں تھا۔ کہ کسی وقت قادیان سے ہجرت ہوگی۔ اور یہ واقعہ حضرت خلیفۃ ثانی کے زمانہ میں ہوگا جیسے قیصر و کسریٰ کی کنجیاں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ملی تھیں۔ مگر وہ ممالک حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے زمانہ میں فتح ہوئے۔ گویا اس مثال میں قادیان کی ہجرت کو حضرت خلیفہ ثانی کے زمانہ میں مضمر کر دیا گیا تھا۔ واللہ اعلم بالصواب

تیسرا امر قادیان کی واپسی کا ہے۔ اس بارہ میں کئی الہامات ہیں چنانچہ الہام ہے ان الذی

فرض علیک القرآن لرادک الی معاد (تذکرہ صـ۳۰۲)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو کئی مرتبہ یہ الہام ہوا۔ جس سے ثابت ہے کہ پہلے قادیان سے ہجرت ہوگی۔ اور پھر خدا تعالےٰ اپنے فضل اور تائید خاص سے قادیان واپس دلائے گا۔

اس کے علاوہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو یہ بھی الہام ہوا اظفر کہ اللہ ظفر مبیناً۔ انا فتحنا لک فتحاً مبیناً (صـ $\frac{۶۹۳}{۶۹۵}$) کہ اے مسیح موعود ہم تجھے کھلی کھلی کامیابی عطا کریں گے۔ اور اے مسیح موعود ہم تجھے کھلی کھلی فتح دینگے۔ یہ الہام حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھی ہوا تھا۔ جو قرآن کریم میں موجود ہے۔ اور اس سے پہلے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مکہ سے ہجرت کرنی پڑی تھی۔ اور اس الہام کے بعد خدا نے مکہ واپس دلایا تھا۔ اس کے مطابق ہم یقین رکھتے ہیں۔ کہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مندرجہ الہام کے مطابق ضرور تھا کہ قادیان سے ہجرت کرنی پڑتی۔ اور ضرور ہے کہ قادیان قریب عرصہ میں خدا کی زبردست تائید اور نصرت کے ماتحت واپس ملے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک یہ الہام بھی ہے

انی مع الافواج اتیک بغتۃ (تذکرہ صـ۵۰۰) کہ اے مسیح موعود میں فوجوں کے ساتھ اچانک تیری مدد کو آ پہنچونگا۔ سو ہم اس خدائی مدد کی انتظار میں ہیں۔ خدا وہ دن جلد لائے۔

اس الہام کے متعلق یہ عجیب بات ہے کہ جس شب کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو یہ الہام ہوا تھا۔ اس رات حضرت خلیفہ ثانی کو خواب میں دکھائی دیا۔ کہ حضور مسیح موعود کو یہ الہام ہوا ہے۔ کہ انی مع الافواج اتیک بغتۃ۔ اور صبح اٹھ کر جب دریافت کی گئی۔ تو معلوم ہوا کہ فی الواقعہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو یہ

الہام ہو چکا ہے۔ اس الہام اور خواب کی موافقت بتاتی ہے کہ اس الہام کو حضرت خلیفہ ثانی سے خاص تعلق ہے۔ اور کہ اس الہام میں جس تائید و نصرت الٰہی کا ذکر ہے۔ وہ حضرت خلیفہ ثانی کے زمانہ میں ہونے والی تھی۔ اور انشاء اللہ قریب زمانہ میں اس کی صداقت کو سب جہان دیکھ لے گا۔ اور خدائی فوجوں کی تائید و نصرت سے قادیان واپس ملے گا۔

اس سلسلہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس الہام کا ذکر بھی ضروری ہے جو یہ ہے۔ خدا فرماتا ہے۔

"تو جہان کا نور ہے۔ تو خدا کا وقار ہے پس وہ تجھے ترک نہیں کرے گا۔ تو کلمۃ الازل ہے۔ پس تو مٹایا نہیں جائے گا۔ میرا لوٹا ہوا مال تجھے ملے گا۔ میں تجھے عزت دونگا۔ اور تیری حفاظت کرونگا۔" (تذکرہ $\frac{۳۰۳}{۳۰۴}$)

مندرجہ الہامات میں خط کشیدہ الہام بتاتا ہے۔ کہ سلسلہ احمدیہ کو قادیان واپس ملے گا۔ اور قادیان کی جائدادیں واپس آئیں گی انشاء اللہ تعالےٰ

اس فقرہ میں قادیان کی جائدادوں کو میرا لوٹا ہوا مال قرار دینا ان معنوں سے ہے۔ کہ جو احباب حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ تعالےٰ کے ارشاد پر اپنی جائدادیں اور گھر وقف کر چکے تھے۔ اب وہ ان کے نہیں تھے۔ بلکہ خدا فرماتا ہے۔ وہ میرا مال تھا۔ جو مخالف نے غصب کیا تھا۔ اور چھینا تھا۔ وہ احمدیوں کو واپس ملے گا۔

ان الہامات و کشوف سے معلوم ہوتا ہے کہ اس وقت تک جو ہوا۔ اس کی خبر پہلے سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دی تھی۔ اور آئندہ جو ہونے والا ہے۔ اس کی خبر بھی موجود ہے۔ پس ہمیں دعاؤں میں لگے رہنا چاہیئے۔ کہ ہمارا غالب خدا ہمارے لئے بہتر صورت پیدا کرے ۔ خاکسار قمر الدین مولوی فاضل از دلیال

گرم بستر اور کپڑوں کی فوری ضرورت

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے مشرقی پنجاب سے آنے والے مہاجرین کے لئے گرم کپڑے اور بستر مہیا کرنے کی تحریک فرمائی ہے ۔ اگر کسی دوست کے پاس فالتو کپڑے نہ ہوں۔ تو وہ کپڑوں اور بستر کے لئے نقد روپیہ بھی بھیج سکتا ہے۔ اس کار خیر میں حصہ لینے کے لئے تاخیر نہیں ہونی چاہیئے۔ کیونکہ موسم سرما کی وجہ سے گرم کپڑوں کی سخت ضرورت ہے ۔

سرزمین ہالینڈ میں تبلیغ اسلام

ہیگ کے احمدیہ مشن کی مساعی

از مکرم حافظ قدرت اللہ صاحب فاضل مجاہد ہالینڈ

کسی غیر ملک میں تبلیغی کام شروع کرنے کی سب سے پہلی اور اہم منزل یہ ہوتی ہے کہ اس ملک کی زبان کی تحصیل کی جائے۔ کیونکہ لوگوں کی ضرورتوں کو سمجھنا اور اپنے مافی الضمیر کو سمجھانا اسی پر موقوف ہوتا ہے۔ مگر اپنے ماحول کو ساز گار بنانے کے لئے تعلقات کو وسیع کرنا اور لوگوں سے ملنا جلنا بھی ضروری ہوتا ہے۔ چنانچہ یہ دونوں کام ایک ساتھ چلتے رہے۔

ڈچ زبان یورپ کی مشکل زبانوں میں سے ایک ہے۔ انگریزی کے بہت سے الفاظ بھی اپنی بگڑی ہوئی شکل میں اس زبان میں موجود ہیں مگر اس زبان کی زیادہ مشابہت جرمن زبان کے ساتھ ہے۔ جرمن جاننے والا شخص ڈچ بھی ایک حد تک سمجھ سکتا ہے۔ گو ڈچ زبان کا بولنا اس کے لئے مشکل ہوگا۔ اور اسی طرح اس کے برعکس۔ تبلیغی مصروفیات کی وجہ سے گو پوری توجہ زبان کی طرف نہ دی جا سکی۔ مگر تاہم اس کی سٹڈی بدستور جاری رہی۔ خدا کرے کہ زبان کی یہ مشکل منزل جلد سر ہو جائے۔ تا آزادی کے ساتھ صحیح رنگ میں فریضہ تبلیغ انجام دیا جا سکے۔

ہالینڈ کے لوگوں کا ۳ زبانوں کے ساتھ گہرا تعلق ہے۔ جنگ سے قبل۔ اور دوران جنگ میں یہاں جرمن اثر بہت غالب تھا۔ مگر اب انگریزی اور امریکن اثر غالب ہے۔ یہاں کا قریباً ہر تعلیم یافتہ باشندہ کچھ نہ کچھ انگریزی سے ضرور مَس رکھتا ہے دوسرے نمبر پر جرمن۔ اور تیسرے درجہ پر فرنچ زبان سے اب تک جس حد تک بھی اپنے تبلیغی حلقہ کو وسیع کیا اس کے لئے انگریزی زبان کا مرہونِ منت ہونا پڑا۔ خط و کتابت اور گفتگو وغیرہ۔ ہمیشہ انگریزی میں رہی۔ سوائے چند ایک ملاقاتوں کے۔

میری آمد یہاں ۲ جولائی ۴۷ء کو ہوئی۔ اور گوکس سٹریٹ میں ایک کمرہ کرایہ پر لے کر رہائش شروع کر دی۔ میری آمد کی خبر ۲ دفعہ یہاں کے اخبارات میں شائع ہوئی۔ ایک دفعہ آمد سے قبل اور دوسری دفعہ آمد کے بعد۔ میری آمد کا وقت اور سٹیشن وغیرہ کا مکمل پتہ بھی خبروں میں چھپ چکا تھا۔ چنانچہ ہیگ سٹیشن پر ایک نمائندہ پریس نے میرا انٹرویو لیا۔

اپنے چند ابتدائی ایام کی مختصر سی کارگذاری پہلے ارسال کی جا چکی ہے۔ اس کے بعد پنجاب کے پُر فتن ایام اور مشرقی پنجاب کے شرمناک مظالم کا دور دورہ شروع ہو گیا۔ جس نے ہندوستان کے زمین و آسمان ہی بدل ڈالے۔ لکھوکھہا انسان ان مظالم کا شکار بنے اور ہمارے پیارے قادیان پر جو بیتی وہ محتاج بیان نہیں۔ ایسے وقت میں سوائے گریہ و زاری کے اور کیا کیا جا سکتا تھا۔ اسی کے حضور سر جھکا دیا۔ ظاہری ان کے سامان گو مفقود نظر آتے تھے۔ مگر تاہم اس کے لئے بھی ہاتھ پاؤں مارے۔ پنڈت جواہر لال نہرو۔ اور لارڈ لوئی مونٹ بیٹن کو تاریں دیں۔ اپنے متعارف احباب کو حقیقت حال سے آگاہ کیا پریس نمائندہ سے دو دفعہ ملاقات کر کے اور ایک دفعہ خط کے ذریعہ اسے مشرقی پنجاب میں ہونے والے واقعات سے آگاہ کیا۔

یہاں کے اخبارات وقتاً فوقتاً مشرقی پنجاب کی درد انگیز خبروں کو شائع کیا۔ اور یہ الفاظ بھی ساتھ شائع کئے کہ "جو جرمن اور جاپانیوں نے اپنے ماتحت ملکوں پر مظالم نہیں کئے جو آج مشرقی پنجاب میں مسلمانوں پر توڑے جا رہے ہیں"۔

مذکورہ حالات کی وجہ سے قارئین الفضل کو اس درمیانی عرصہ میں ڈچ مشن کے متعلق کوئی خبر نہ بہم پہنچائی جا سکی۔ اب نومبر دسمبر ۴۷ء کی کارگذاری مختصر رنگ میں پیش خدمت ہے۔

مختلف ڈچ خاندانوں سے تعلقات

عرصہ زیر رپورٹ میں خاص ملاقاتوں اور بعض مشہور افراد سے تعلقات پیدا کرنے کے علاوہ ۱۰ مختلف خاندانوں سے تعلقات پیدا کئے۔ ڈچ لوگوں میں غیر ملکی افراد سے میل جول پیدا کرنے کی ایک طبعی سی خواہش موجود ہے۔ جس کا احساس انگلستان میں کچھ عرصہ رہنے کے بعد کسی قدر نمایاں رنگ میں محسوس ہوتا ہے۔ چنانچہ یہ طبعی خاصہ تبلیغی رنگ میں بہت مفید رہا۔

ان افراد میں سے ایک صاحب مسٹر کوننگ ہیں جو میری آمد کی خبر پڑھتے ہی مجھے ملنے کے لئے آ گئے اور اپنا تعارف اس رنگ میں کرایا کہ میں ایک عرصہ تک انڈونیشیا میں ایک آزاد خیال پادری کے فرائض سر انجام دے چکا ہوں۔ ہر مذہب و ملت کے پیرؤں کو ہمیشہ قدر و عزت کی نگاہ سے دیکھتا رہا ہوں۔ اور انہیں اپنا بھائی تصور کرتا ہوں۔ چنانچہ اس نے اپنی مدد کا ہاتھ میرے لئے بڑھا دیا۔ اسی طرح اس بازار میں جہاں میری رہائش تھی ایک خاندان سے واقفیت پیدا ہو گئی۔ جس سے زبان کی تحصیل میں بھی کافی مدد ملی۔

ایک دفعہ روٹرڈم جانے کا اتفاق ہوا۔ تو وہاں ایک دوست سے یونہی بات چل نکلی۔ مختصر سی گفتگو کے بعد اس نے اپنے ہاں چائے پر بلا لیا۔ اور پھر تعلقات وسیع ہوتے گئے۔ آخر اس دوست کی تقریب نکاح اور بعض خاندانی اجتماعوں میں شرکت کا بھی موقع ملا۔ جس سے حلقہ تعارف میں کافی وسعت پیدا ہو گئی۔

انہی ملاقاتوں میں ایک دفعہ مجھے علم ہوا۔ کہ یہاں ایک مشہور ڈچ مسلمان ہیں۔ جنہوں نے حج بھی کیا ہے۔ اور حج کے بارہ میں اچھی خاصی کتاب بھی لکھی ہے۔ چنانچہ انہیں ملنے کی خواہش پیدا ہوئی۔ وقت مقرر کر کے ان کے ہاں انہیں ملنے گیا۔ بڑے تپاک سے ملے۔ اور اچھی مہمان نوازی سے کام لیا آپ کا نام "ڈاکٹر خاں ڈی ہوخ" ہے۔ واقعی آپ مصنف طرز کے آدمی ہیں۔ بڑے بڑے لوگوں حتیٰ کہ بعض مسلم بادشاہوں تک سے بے تکلفانہ دوستی ہے۔ ابن سعود کے ساتھ اچھے تعلقات ہیں۔ اور ان سے تحائف بھی خود حاصل کئے ہیں۔ آپ کی یہ ہردلعزیزی آپ کی ڈاکٹری قابلیت کی وجہ سے ہے۔ مگر مسلمانی آپ کی صرف نام تک ہی محدود ہے۔ اور وہ بھی نصف نام تک کیونکہ آپ کی بیوی آپ کو Peter کے نام سے ہمیشہ یاد فرماتی ہیں۔ ...... حج کے متعلق آپ کی کتاب کو اس ملک میں کافی شہرت حاصل ہے ...... بہرحال ان کے ساتھ واقفیت بھی بعض رنگوں میں مفید رہی۔

اسی طرح ایک انڈونیشین فیملی سے تعلقات قائم کرنے کا موقعہ ملا۔ انہیں مسلمانوں کے ساتھ خاص الفت ہے۔ اور طبیعت بہت ہی مہمان نواز ہے۔ عیدین کا انتظام بھی اس فیملی نے بخوشی اپنے ہاں کیا اور مہمانوں کی تواضع کی۔

ایک اور خاندان جس کا جماعت احمدیہ کی تاریخ کے ساتھ بھی ایک گونہ تعلق قائم ہو چکا ہے۔ اور ڈچ مشن کے ساتھ کچھ زیادہ قریب کا تعلق ہے وہ فیملی وہ ہے۔ جس نے ہمارے قرآن کریم کا ڈچ زبان میں ترجمہ کیا ہے۔ پہلے ان کی رہائش لنڈن میں تھی۔ مگر تھوڑا عرصہ ہوا (میرے آنے کے بعد) وہ اس ملک میں مقیم ہو گئے۔ مسز زیرمان جنہوں نے یہ مقدس کام سرانجام دیا۔ ڈچ میں جن کو انگریزی جرمن۔ فرنچ تو خوب آتی ہیں۔ اور اٹیلین زبان سے ایک گونہ واقفیت ہے۔ آپ کے خاوند مسٹر زیرمان انگریز ہیں۔ جنہوں نے وقتاً فوقتاً اس کام میں اپنی بیگم کو امداد دی۔ ان کے ساتھ تعلقات کچھ برادرانہ سا رنگ اختیار کر گئے ہیں۔ دونوں احباب بڑے احترام اور محبت سے پیش آتے ہیں۔ تبلیغی اور اسلامی رنگ کی گفتگو بھی بعض دفعہ چل نکلتی ہے۔ تبلیغ کا ایک رنگ دوسرے خاندانوں کے ساتھ بھی جاری ہے۔ جو براہ راست تبلیغ سے بعض دفعہ زیادہ مفید رہتا ہے ....

اسی طرح بعض اور خاندان ہیں جن کا خاص طور پر ذکر احباب کے لئے شاید زیادہ دلچسپی کا باعث نہ ہو۔ مگر ڈچ مشن کے لئے ان کا وجود کسی نہ کسی رنگ میں مفید ضرور ہے۔

بعض خاص احباب کا ذکر

اس سلسلہ میں سب سے قبل میں مسٹر کوپی کا ذکر کرنا چاہتا ہوں۔ جن سے غائبانہ تعارف لنڈن میں ہی ہو چکا تھا۔ آپ کی والدہ جرمن اور والد ڈچ۔ ایک عرصہ آپ نے جرمنی میں بسر کیا۔ پھر ایک خاصہ عرصہ اسلامی ممالک میں گذارا۔ اسی ماحول کا اثر تھا کہ آپ نے اسلام قبول کر لیا۔ تب سے آپ اسلام کی محبت کا دم بھرتے ہیں۔ اور ارکان اسلام کو خلوص کے ساتھ بجا لاتے ہیں۔ آپ نے میرے ساتھ برادرانہ ہمدردی کا پورا ثبوت دیا۔ ابتدائی ایام میں ہفتہ وار اور کبھی بعض دن روزانہ ایمسٹرڈم سے صرف مجھے ملنے کی خاطر آتے رہے آپ کو احمدیت کی تعلیمات اور عقائد سے پوری واقفیت ہے اور قریباً ہر مسئلہ میں احمدیہ نکتہ نگاہ کے ساتھ متفق ہیں تمام اختلافات اور تفصیلات کو سمجھنے کے باوجود نماز میرے پیچھے ادا کرتے ہیں مگر ابھی آخری قدم اٹھانے کے لئے تیار نہیں۔ خدا کرے۔ کہ یہ مشکل بھی جلدی سر ہو جائے۔ آمین

دوسرے دوست مسٹر العطاس ہیں۔ جن کی دوستانہ اور برادرانہ ہمدردی شروع سے میرے شامل حال رہی۔ آپ لائیڈن یونیورسٹی میں تعلیم پاتے ہیں۔ رہائش بھی لائیڈن میں ہے۔ آپ کا اصلی وطن حضر موت ہے۔ مگر آپ کے والد انڈونیشیا میں تجارت کا کام کرتے ہیں۔ مسٹر العطاس کی وجہ سے لائیڈن میں بہت سے تعلقات قائم کرنے کا موقعہ ملا۔ لائیڈن ہیگ سے کوئی ۱۲ منٹ ٹرین کے فاصلہ پر ہے۔ دونوں شہروں میں آمد و رفت کی سہولت کافی میسر ہے۔ اس لئے یہاں آنا جانا کوئی خاص وقت یا زیادہ خرچ کا باعث نہیں۔

مسٹر العطاس نے کچھ عرصہ ہوا بعض مسلم طلباء کو اس غرض کے لئے جمع کرنا شروع کیا (۲ ہفتہ یا ۳ ہفتہ کے وقفہ کے بعد) کہ میں انہیں اسلام کے متعلق بعض مسائل سمجھاؤں چنانچہ ۴-۵ دفعہ ایسی مجالس منعقد ہوئیں۔ جو اپنے مقاصد کے لحاظ سے بہت مفید تھیں۔ مسٹر کوپی بھی ایمسٹرڈم سے اس درس میں شریک ہونے کے لئے آتے رہے ہیں۔ اور رات وہیں قیام رہا۔

(ایمسٹرڈم ہیگ سے ایک گھنٹہ ٹرین کے فاصلہ پر ہے)

اس ملک میں صوفی موومنٹ کا بھی کافی اثر ہے۔ گو ان کا اصلی ہیڈ کوارٹر تو سوئٹزرلینڈ میں ہے۔ مگر ماحول اچھا پیدا ہو جانے کی وجہ سے ان کی مساعی دائرہ عمل زیادہ تر اسی ملک میں ہے۔ ان کا ایک رسالہ بھی ایمسٹرڈم سے شائع ہوتا ہے۔ اس کے ایڈیٹر فان بک نے جب میری خبر اخبار میں پڑھی تو مجھے ملاقات کے لئے انہوں نے اپنے ہاں آنے کی دعوت دی۔ چنانچہ مسٹر کوپی کی معیت میں ان سے ملاقات کی۔

اس موومنٹ کے ایک اور خاص ممبر مسٹر ہوبک ہیگ میں مقیم ہیں۔ جنہوں نے کافی کتب تصنیف کی ہیں۔ کچھ عرصہ ہوا انہوں نے … کتاب

The unknown Quran

لکھ کر اہل یورپ کو قرآن کریم کے بعض مضامین سے متعارف کرایا ہے۔ گو ان کا مقصود تو صوفی ازم کی اشاعت ہی تھا۔ مگر تاہم انہیں قرآن کریم کے ساتھ بھی محبت ہے۔ جس کا ثبوت اس رنگ میں اللہ تعالیٰ نے مہیا کیا۔ ان سے کئی بار میری ملاقات ہو چکی ہے۔ انہیں اپنے صوفیانہ رنگ کے فلسفہ پر ناز ہے مگر تبادلۂ خیالات نے جب کبھی گہرا رنگ اختیار کیا۔ تو جواب سے عاجز ضرور آگئے۔ تصنیف کے علاوہ آپ کا کام پبلک لیکچروں سے اپنے خیالات کی اشاعت کرنا بھی ہے۔

ان ملاقاتوں کے علاوہ مسٹر گوبے سابق کونسل جدہ۔ لائیڈن یونیورسٹی کے بعض پروفیسر خصوصاً مشہور پروفیسر کرامر جو علوم مشرقیہ کے ہیڈ کے طور پر یونیورسٹی میں متعین ہیں۔ نیز ریورنڈ ڈاکٹر ٹراؤ نیز ایک بشپ اور بعض پادریوں سے ملاقاتیں بھی ہوئیں۔

روٹرڈم کے نزدیک سخیڈم جگہ میں بعض ہندوستانی جہازیوں کی خواہش پر جانے کا موقعہ ملا یہ جہازی ایک ڈچ جہاز میں ملازم ہیں۔ عرصہ تین ماہ سے ان کا قیام یہاں ہے۔ اور شاید ایک ماہ مزید وہ یہاں رہیں۔ ان کی تعداد چوبیس ۲۴ کے قریب ہے۔ سوائے ایک کے سب کے سب مسلمان ہیں۔ اکثر میر پور کشمیر سے اور کچھ بمبئی کے علاقہ سے انہوں نے تحفہ کے طور پر مجھے دینے کے لئے کچھ رقم بھی جمع کی۔ مگر میں نے اپنا ذاتی تحفہ لینے سے انکار کر دیا میں نے انہیں کہا کہ میں اپنی کسی ذاتی ضرورت کے پیش نظر یہاں نہیں آیا۔ بلکہ تبلیغ اسلام کے فریضہ کو انجام دینے کے لئے یہاں آیا ہوں۔ چنانچہ انہوں نے اس تحفہ کی صورت کو تبدیل کرتے ہوئے تبلیغ اسلام کے نام سے یہ رقم پیش کی۔ جسے پھر میں نے قبول کر لیا۔ جس سے وہ بہت خوش ہوئے۔ آخر پر انہوں نے خواہش ظاہر کی کہ اگر میں عید پڑھانے کے لئے ان کے ہاں پھر آسکوں۔ مگر میں نے یہ کہتے ہوئے معذرت کی کہ عید کا انتظام میں نے ہیگ میں اپنے بعض دوستوں کی معیت میں کیا ہے۔ اسلئے میرا اب یہاں آنا مشکل ہے۔ ہاں اگر آپ میں سے کسی کو فرصت ہو تو ہیگ میں اس دن آسکتے ہیں

ان ملاقاتوں کے علاوہ لائیڈن کے بعض طلباء نیز ہارلم اور ڈلفٹ کے بعض اشخاص سے بھی واقفیت پیدا ہوئی۔ نیز پچھلے دنوں ایک نہایت ہی قابل عورت مسز Waltmann کا پتہ چلا۔ ان کے متعلق معلوم ہوا کہ گو وہ مسلمان نہیں مگر انہیں مسلمانوں کے ساتھ گہری ہمدردی ہے۔ چنانچہ اس کے ساتھ وقت مقرر کر کے ملاقات کی۔ دراصل انہیں اسلامی کلچر اور اسلامی مسائل سے گہری دلچسپی ہے اور وہ اپنی تقریر و تحریر کے ذریعہ اپنے تاثرات کو پھیلانے کی کوشش کرتی رہتی ہیں۔

احمدیت کی داغ بیل

عرصہ قریباً ۳ سال کا ہوا۔ جبکہ محترم مولانا شمس صاحب لنڈن میں فریضۂ تبلیغ انجام دینے میں مصروف تھے۔ ایک ڈچ طالبعلم مسٹر کاخ آپ کے ذریعہ احمدیت میں داخل ہوئے۔ خدا کے فضل سے بہت نیک اور مخلص نوجوان ہیں۔ ابھی آپ کی تعلیم جاری ہی تھی۔ کہ مجھے ہالینڈ آنے کا ارشاد ہوا۔ اتفاقاً مسٹر کاخ بھی ان دنوں اپنی رخصتیں گزارنے کے لئے ہالینڈ میں تھے۔ گو آپ کی رہائش ہیگ سے کافی دور فاصلہ پر تھی۔ مگر پھر بھی بہت حد تک مفید رہی۔

برادرم مسٹر ظفر اللہ کاخ کا قیام کچھ عارضی سا قیام نظر آتا تھا۔ اس لئے طبعاً ایک گہری خواہش تھی کہ خدا جلدی ہی کوئی اور مخلص احمدی عطا کرے تو بڑے لطف کا باعث ہو اپنے اعمال تو اس قابل نہ تھے۔ کہ کسی ایسی نعمت سے نوازا جاتا۔ مگر خدا کی رحمت نے جلدی ہی ایسا سامان کر دیا میری آمد کی خبر پڑھکر مشرقی ہالینڈ سے ایک خاتون نے مجھے خط لکھا جو عرصہ سے اس ملک میں کسی اچھے مسلم بھائی سے ملنے کی تلاش میں سرگرداں تھی۔ اس خط میں اس نے ملنے کی خواہش کی۔ گو فاصلہ کافی دور کا تھا۔ مگر قلیل عرصہ میں ۵-۴ دفعہ ملنے آئی قرآن کریم کا انگریزی ترجمہ ٹیچنگز آف اسلام۔ احمدیت۔ انگریزی ریویو کے بعض پرچے۔ اور احمدیت کا بعض دوسرا لٹریچر نہایت شوق سے چند ہی ایام میں مطالعہ کر لیا۔ اور پھر ایکدن خود ہی اپنے احمدی ہونے کی خواہش کا اظہار کر دیا۔

یہ خاتون اپنے مذہبی رجحان کیوجہ سے اپنے خاوند سے بھی الگ ہو چکی ہیں۔ اور ایک حد تک کسمپرسی میں دن گزار رہی ہیں۔ انکے پاس اپنے ضروریات کیلئے کچھ سرمایہ تھا۔ مگر خدمت اسلام کا جذبہ کچھ عجیب ہی رنگ میں موجزن ہوا۔ اپنے اعلان احمدیت کے ساتھ ہی اپنا ایک ہزار گلڈر (یکصد پونڈ) کا مختصر سا سرمایہ بطور چندہ کے پیش کر دیا۔ میں نے ان کی تنگ حالی کے پیش نظر اسے لینے سے جب گریز کرنا چاہا۔ تو نہایت رقت آمیز لہجہ میں انہوں نے اصرار کرتے ہوئے یہ کہا کہ میری گذشتہ عمر گنہگاری میں گزری اور خدا جانے میں نے اپنے پروردگار کو ناراض کر دیا کسقدر سامان کیا آج مجھے سکون قلب عطا ہوا ہے۔ ایکے مقابلہ میں تبلیغ اسلام کے لئے میری یہ پونجی بالکل بے حقیقت ہے اپ اسکو قبول کر لیں۔ اور پھر اور بھی سختی سے انہوں نے کہا کہ قربانی کے راستہ میں آپکا میرے لئے روک بننا کسی طرح بھی جائز نہیں یہ آپ کی ذات کا معاملہ نہیں۔ بلکہ میں اسلام کی خاطر ایک چیز پیش کر رہی ہوں آپ اگر اسلام کے لئے اپنی ضروریات کو قربان کر سکتے ہیں۔ تو کیا میں یہ چھوٹی سی رقم اسلئے نہیں پیش کر سکتی۔ آخر میں نے وہ رقم لے لی اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں اسکا بیعت نامہ اور اسکا چندہ پیش کر دیا۔ خدا تعالیٰ اس کے ایمان اور اخلاص میں ترقیات عطا فرما دے آمین خدا کے فضل سے یہ خاتون شریعت اسلامیہ کی پوری

آسٹریلیا کے سائنسدان ہندوستان آئینگے

کینبرا ۲۵ دسمبر:۔ آسٹریلیا کے سائنسدانوں کا وفد یکم جنوری کو کلکتہ پہنچ جائے گا۔ اس وفد کے پانچ ممبر ہوں گے یہ سائنسدان سب سے پہلے پٹنہ میں انڈین سائنس کانگرس کے اجلاس میں شامل ہوں گے۔ اور اس کے بعد حکومت ہند کے مہمان کے طور پر مختلف یونیورسٹیوں اور تحقیقاتی مرکزوں کا دورہ کرینگے (نگوب)

۔۔۔

طور پر پابند ہیں۔ پنج وقت نمازیں۔ نہایت خشوع خضوع کے ساتھ ادا کرتی ہیں۔ ماہ رمضان میں باوجود مشکلات کے آپ نے سارے روزے رکھے۔ اور راتوں کو عبادت میں صرف کیا۔ الحمد للہ کہ خدا نے بعض نہایت عمدہ خوابوں اور بشارت کے ذریعہ سے اس کے ایمان کو تقویت دی۔

(باقی)

ہندوستان اور پاکستان میں پناہ گزینوں کی مدد کیلئے

برطانوی ریڈ کراس سوسائٹی کی سرگرمیاں

لنڈن ۲۵ دسمبر:۔ برطانوی ریڈ کراس سوسائٹی نے لوگوں سے اپیل کی تھی کہ وہ ہندوستان اور پاکستان میں پناہ گزینوں کی مدد کے لئے چندہ دیں اس اپیل کا خاطر خواہ اثر ہوا ہے اور برطانیہ کے عوام ابھی تک اس فنڈ کے لئے چندہ دے رہے ہیں۔

برطانوی ریڈ کراس کے زیر اہتمام طبی ماہرین کا مشن جنوری کے آغاز میں کراچی روانہ ہو جائے گا۔ ہندوستان اور پاکستان کو بھیجنے کے لئے دوائیاں اکٹھی کی جارہی ہیں۔ (نگوب)

ہندوستان کیلئے حیدر آباد کے ایجنٹ جنرل

حیدر آباد دکن ۲۶ دسمبر - معلوم ہوا ہے - کہ نظام کی ایگزیکٹو کونسل نے نئی دھلی کے لئے سابق نائب پردھان منتری نواب سین یار جنگ کی بطور ایجنٹ جنرل مقرر کئے جانے کی سفارش کی ہے - نظام کی منظوری مل جانے پر باقاعدہ اعلان کیا جائے گا (گلوب)

برما کے جشن آزادی میں سیام کے نمائندے

رنگون ۲۶ دسمبر - برما کے جشن آزادی میں شرکت کرنے کے لئے سیام کا وفد زیر سردگی وزیر خارجہ سیام پہلی جنوری کو رنگون پہنچ جائے گا - وفد کے سیکرٹری جموات کو بنگکاک سے یہاں پہنچ چکے ہیں گلوب

مسٹر ظہیر الحسن لاہری ہندوستان دستور ساز اسمبلی میں

لکھنؤ ۲۶ دسمبر - راجہ صاحب محمود آباد کے ہندوستان دستور ساز اسمبلی سے استعفیٰ دینے سے جو جگہ خالی ہوئی ہے - اس کیلئے یو-پی مسلم لیگ پارلیمنٹری بورڈ نے مسٹر ظہیر الحسن لاہری کو اپنا امیدوار مقرر کیا ہے - معلوم ہوا ہے - کہ مسٹر غضنفر اللہ جو ہندوستان اسمبلی کے مسلم لیگی ممبر تھے - مسلم لیگ کا مقابلہ کر رہے ہیں - امید ہے کہ مرکزی مسلم لیگ بھی مسٹر ظہیر الحسن لاہری کی تائید کرے گی - (اے-پی)

مغربی پنجاب اسمبلی کا آئندہ اجلاس - مسلم طلاق بل میں شرعی تبدیلیوں کی تحریک

لاہور ۲۷ دسمبر - مغربی پنجاب اسمبلی کا اجلاس ۵ جنوری کو شروع ہو رہا ہے اجلاس کے پہلے دن حلف کی رسم ادا ہوگی - اس دن چند ایک معمولی سرکاری کاموں کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ سپیکر کا چناؤ بھی عمل میں لایا جائے گا - راجہ سعید اکبر خان نے مسلم شادیوں و طلاق بل کے بارے میں ایک بل پیش کرنے کا نوٹس دیا ہے - ۱۹۳۹ء میں مرکزی اسمبلی نے ایک ایکٹ پاس کیا تھا - جس کی رو سے مسلم خاتونوں کو بھی طلاق دینے کا حق حاصل ہو گیا تھا - بیان کیا جاتا ہے - کہ چونکہ اس بل کو مسلمان علماء نے منظور نہیں کیا تھا - لہذا اس پر عمل میں شرعی مشکلات حائل ہو رہی ہیں - راجہ سعید اکبر خان کا یہ بل اگر پاس ہو گیا تو اسکی رو سے طلاق کی رسم شریعت کے طریقے سے ادا کی جایا کریگی - تاکہ کوئی اعتراض نہ اٹھا سکے - اس بل میں قاضی کی عدالتیں قائم کرنیکی بھی تحریک پیش کی جائے گی - یہ عدالتیں طلاق کے مقدموں کا فیصلہ کیا کریں گی - (گلوب)

مریضوں کو خود کشی کرنے کی اجازت

نیویارک ۲۶ دسمبر - ایک ہزار سے زائد ڈاکٹروں نے نیویارک کی لیجسلیچر کو درخواست دی ہے - کہ ان مریضوں کو جن کے متعلق یہ خیال کیا جائے - کہ جس مرض میں وہ مبتلا ہیں علاج نہیں ہو سکتا - خودکشی کرنے کی اجازت ہونی چاہیئے - اس سلسلہ میں ایک ایسا قانون بنایا جائے جس کی رو سے ایسے مریض عدالت میں درخواست پیش کریں - اور میڈیکل کمیٹی کی جس کو عدالت نامزد کرے - تحقیقات کے بعد عدالت اس کو خودکشی کرنے کی اجازت صادر فرمائے - اس درخواست میں یہ بھی درج کیا گیا - کہ کئی ایک ایسے مریضوں نے مہینوں بھر مصیبت اور دکھ کا مقابلہ کرنیکے بعد خودکشی کرنیکی کوشش کی - اور کئی ایک کے رشتہ داروں نے تو ان کو ہسپتال سے باہر لے جا کر قتل کر دیا - گو بعد ازاں خود قتل کے جرم میں گرفتار ہو گئے (گلوب)

پاکستان کے کمانڈر انچیف ریٹائر ہو رہے ہیں

لندن ۲۶ دسمبر - امید کی جاتی ہے - کہ پاکستان کے کمانڈر انچیف سر فرانک مسروی جلد ہی ریٹائر ہو جائیں گے - بڑے بڑے فوجی افسروں میں آپ "نامی بچ جانے والے" کے لقب سے یاد کئے جاتے ہیں (گلوب)

ڈاکٹر ضیاء الدین احمد کی وفات

لندن ۲۶ دسمبر - کل رات ڈاکٹر ضیاء الدین احمد وفات پا گئے آپ مشہور ماہر تعلیم تھے - آپ نے علیگڑھ مسلم یونیورسٹی کی ۴۵ سال تک خدمت کی - اس خبر سے علیگڑھ میں خاموشی چھا گئی - مارکیٹ بند ہو گئی معلوم ہوا کہ بذریعہ ہوائی جہاز آپ کی نعش لندن سے یہاں لائی جائیگی - اور سر سید احمد کی قبر کے پاس دفن کی جائیگی (رائٹر)

خوشخبری

ہم نے سپورٹس کی ایک دکان واقع ایم-سی-اے بلڈنگ مال روڈ لاہور پر حاصل کر لی ہے - اور ہر قسم کا ولایتی و دیسی ساخت سپورٹس کا سامان ٹھوک نرخوں پر سپلائی کر سکتے ہیں احمدی تاجر اور ضرورت مند احباب ہماری خدمات سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں - آر سوکو لاہور

بقیہ از صفحہ اول

جو اس پر موجود ہے اس امکان کو ترسے حضور بیٹھی کرتے کرتے ہیں - تو ہم پر رحم فرما - ہمارے مردہ ایمانوں کو زندہ کر - اور ہمیں ہمارے مقصد میں کامیاب فرما - اے ہمارے رب تیرے سب بندے ہمارے بھائی ہیں - خواہ وہ پاکستان میں رہتے ہیں یا ہندوستان میں خواہ وہ ایشیا میں بستے ہیں یا یورپ میں خواہ وہ ہمارے کتنے ہی دشمن ہوں تو انکے متعلق ہمارے دلوں کے کینہ اور بغض کو نکال دے اور انکے دلوں میں دین سے بے رغبتی کی جگہ اپنی محبت پیدا فرما دے اور ہمیں ہمارے مقصد میں کامیاب کر - تا تیری بادشاہت اسی طرح زمین پر بھی قائم ہو جائے جس طرح کہ وہ آسمان پر ہے (اس کے بعد حضور نے دعا فرمائی)

بقیہ کا ز صلا

میں میرا مشورہ احمدیوں کو یہی ہے کہ انہیں اس پارٹی کا ساتھ دینا چاہیئے - ہاں ایک دو ماہ وہ انتظار کر سکتے ہیں - تاکہ مسٹر محمد اسماعیل کنوینر انڈین مسلم لیگ کی طلب کردہ کانفرنس کے نتائج سامنے آ جائیں - اگر انہوں نے کوئی ٹھوس تجویز پیش نہ کی تو پھر مسلمانوں کو کانگرس میں شامل ہو جانا چاہیئے - اور فوراً شامل ہو جانا چاہیئے ایک اور چیز جو فتنوں کو دبانے میں ممد ہو سکتی ہے وہ یہ ہے کہ موجودہ فسادات سے انڈین یونین کی جو بدنامی ہوئی ہے - اسکی وجہ سے دہاں کے بین الاقوامی شہرت رکھنے والے لیڈروں کے وقار کو بھی بڑا صدمہ پہنچا ہے خصوصاً چونکہ احمدی ہر علاقہ اور ہر ملک میں موجود ہیں

اسلئے قادیان کے معاملہ میں انکی بڑی بدنامی ہوئی ہے اور قادیان ان کے لئے بھڑوں کا ایک ایسا چھتہ ثابت ہوا ہے - جسکی وجہ سے انکی حقیقت ساری دنیا میں کھل گئی ہے - اس بدنامی کی وجہ سے انہیں کچھ کچھ ہوش آ رہی ہے - اور انہیں مسلمانوں کو دوبارہ اپنی اپنی جگہ بسانے کا احساس ہو رہا ہے - حضور نے ہندوستان اور پاکستان میں بسنے والے احمدیوں کو تاکید فرمائی - کہ وہ بہرحال اپنی اپنی حکومتوں کے وفادار رہیں بشرطیکہ ان کے مذہبی معاملات میں دخل نہ دیا جائے - دونوں ڈومینینوں کے احمدیوں کو اپنی اپنی حکومت کو مضبوط بنانے کی پوری کوشش کرنی چاہیئے -

یوم قادیان منانیکی تجویز

حضور نے اس تجویز کا ذکر فرمایا - کہ ہر سال ہم ایک ایسا دن منایا کریں - جبکہ ہر احمدی مرد عورت یہ اقرار کرے کہ وہ قادیان کو لیکر چھوڑینگے - اور اس کیلئے ہر ممکن کوشش کرینگے - اسی سلسلے میں دو کمیٹیاں بنا دی جائینگی ایک ہندوستان کیلئے اور دوسری پاکستان کیلئے یہ کمیٹیاں اپنے ملکی حالات کے ماتحت پروگرام وضع کرینگے یہ گویا سال میں ایک دن ہوا کریگا - جبکہ قادیان کا معاملہ ساری دنیا کی نگاہوں کے سامنے آ جایا کریگا - اور اس طرح

بقیہ: یہ سوال اس وقت تک زندہ رکھا جائیگا - جبتک کہ ہندوستان کی یونین قادیان ہمیں نہ دیدے - یا عدالتی اور رنگ میں اپنا فیصلہ صادر نہ کرے -

اسلام کے احکام پر عمل

حضور نے اس امر کی مذمت فرمائی کہ مشرقی پنجاب کے بعض لوگ بجائے کام کرنیکے یونہی ادھر ادھر پھر رہے ہیں - اور حکومت کے خلاف شکایات کرتے رہتے ہیں - ایسے لوگوں کو انجمنی جوہروں کو کام میں لانا چاہیئے - اور محنت کر کے خود کام کرنا چاہیئے - یہ نہایت ذلیل ذہنیت ہے - کہ ہم بجائے خود کام کرنیکے حکومت سے اپنی امیدیں وابستہ رکھیں!

حضور نے اس سلسلے میں فرمایا - کہ سب سے زیادہ ضروری امر یہ ہے کہ سچے مسلمان بننے کی کوشش کرو - کہ یہی ساری مشکلات کا علاج ہے ہر احمدی کا فرض ہے کہ وہ اسلام کے پانچ ارکان توحید نماز روزہ - حج اور زکوٰۃ پر عامل ہو جائے - اور اپنے اندر نیک تبدیلی پیدا کرے - مجھے تو شرم آتی ہے کہ ابھی احمدیوں کو ان باتوں کی طرف توجہ دلا رہا ہوں جن پر انہیں بہت پہلے عامل ہو جانا چاہیئے تھا - پانچ ظاہری خصوصیات کے مقابل پانچ باطنی خوبیاں بھی پیدا کرنی چاہئیں اور وہ یہ ہیں - سچ - انصاف - رحم دیانت اور محنت حضور نے ان پانچوں امور کی تشریح اور اہمیت واضح کرنیکے بعد آخر میں فرمایا وقت آ گیا ہے - کہ ہماری جماعت میں سے جو سست ہیں - اور ان امور پر عمل نہیں کرتے انہیں جماعت سے الگ کر دیا جائے اور آئندہ جماعت کے متعلق قوانین کی بنیاد ایسے امور پر رکھی جائے کہ ان امور میں غفلت کرنے والے جماعت میں نہ رہ سکیں گے - بیشک ایسا کرنے سے ہزاروں افراد نکالے جائیں لیکن

حکومت ہند کا پناہ گزینوں کو امداد اور بسانے والا وفد

بمبئی ۲۶ دسمبر - حکومت ہند کا پناہ گزینوں کی امداد اور پھر سے بسانے والا وفد کاٹھیاوار اور دوسری ریاستوں میں پناہ گزینوں کی حالت کی جانچ پڑتال کرنے کے بعد راجکوٹ سے بمبئی پہنچ گیا ہے - کل بعد دوپہر کے ممبران بمبئی سے دہلی روانہ ہو گئے - وفد کی رہنمائی ہندوستان کی حکومت کے خوراک کے محکمہ کے سیکرٹری راجی کر رہے تھے - آپ کے علاوہ اس وفد کے دوسرے ممبران میجر جسونت سنگھ - پروفیسر جسونت رائے اور ڈاکٹر نربان ہیں -

یہ وفد بذریعہ خاص طیارہ ۱۲ دسمبر کو دہلی سے راجکوٹ روانہ ہوا تھا - وفد جلد ہی اپنی رپورٹ حکومت کو بھیج دیگا (گلوب)

صہ ان کا نکلنا جماعت کیلئے ضعف کا موجب نہیں - بلکہ طاقت کا موجب ہوگا - پس جو لوگ اس امر سے غافل ہیں میں انہیں تنبیہ کرتا ہوں کہ اگر وہ دین کے ان اصولوں کی پابندی نہیں کرینگے تو وہ اس جماعت میں مل نہیں رہ سکتے

چوہدری سر محمد ظفر اللہ خاں وزیر خارجہ مقرر کیئے گئے

کشمیر کی آزاد فوجوں نے ہمنگر فتح کر لیا!

کشمیر میں مسلمانوں کے قتل عام کا ذمہ وار مہاراجہ کشمیر ہے (مسٹر گاندھی)

دہلی ۲۶ دسمبر۔ ۲۵ دسمبر کو گاندھی جی نے اپنی پرارتھنا کے بعد کشمیر کے متعلق تقریر کی۔ آپ نے کہا۔ بعض لوگ تقسیم کشمیر کا مسئلہ پیش کرتے ہیں۔ حالانکہ یہ ایک لغو خیال ہے۔ اس میں شک نہیں۔ کہ کانگریس نے ہندوستان کو تقسیم کیا جانا قبول کر لیا۔ لیکن اس کے یہ معنی نہیں۔ کہ اب ہر مسئلہ کا حل تقسیم کو ہی تصور کر لیا جائے۔ اگر کشمیر کو تقسیم کرنا ہے تو میں کہوں گا۔ کہ کیوں نہ دوسری ریاستوں کو بھی تقسیم کر دیا جائے۔ آپ نے کہا کہ جموں میں مسلمانوں کے قتل اور عورتوں کے اغوا ہونے کی خبر نہایت افسوسناک ہے۔ اور اسکی ذمہ داری تمام مہاراجہ کشمیر پر ہے کیونکہ انکی رعایا پر یہ ظلم ہوا جبکہ ڈوگرہ فوجیں ان کے ماتحت تھیں۔ (ا۔پ)

"مسلمان کانگریس میں شامل ہونے کیلئے تیار ہیں"

کلکتہ ۲۶ دسمبر۔ مسٹر ایچ۔ ایس سہروردی سابق وزیر اعظم بنگال نے ایک بیان میں مسلمانوں سے کہا ہے۔ کہ وہ کانگریس میں شامل ہونے کے لیئے تیار رہیں۔ مگر اس میں اس وقت تک داخل نہ ہوں۔ جبتک انہیں خوش آمدید نہ کہا جائے۔ آپ نے کہا۔ کہ لوگوں کا فرض ہے۔ کہ وہ حکومت کی بہتری کے کام کریں۔ اور خاص کر اقلیت کو تو اپنے فعل سے حکومت کے تمام شکوک کو رفع کر دینا چاہیئے۔ اس وقت اپنے حقوق کی حفاظت کے لیئے مسلم لیگ کو برقرار رکھنا۔ یا اُس کو ختم کر دینا کوئی اہم سوال نہیں۔ ان کی پوزیشن تو اسی صورت میں محفوظ ہے۔ کہ ہندوستان اور پاکستان ملکر اقلیتوں کے حقوق کے متعلق کوئی چارٹر تیار کریں۔ اور اس پر عمل پیرا ہوں۔ آپ نے کہا کانگریس اور مسلم لیگ کے درمیان سیاسی مخاصمت ختم ہوگئی ہے۔ اور اب کانگریس میں شمولیت میں کوئی روک نہیں۔ ہمیں اس قومی جماعت سے انصاف اور رواداری کی امید ہے۔ آپ نے کہا۔ میں گاندھی جی کی نصیحت کی قدر کرتا ہوں۔ اور اب گاندھی جی ہی فرمائیں کہ ہم کب کانگریس میں شامل ہوں۔ (ا۔پ)

قائد اعظم کو دُنیا کے طول و عرض سے پیغام مبارکباد

لاہور ۲۵ دسمبر۔ قائد اعظم کی سالگرہ کے موقع پر وزیر اعظم برطانیہ۔ صدر جمہور امریکہ۔ سابق وزیر ہند پیتھک لارنس۔ فلسطین عرب ہائر کمیٹی کے سیکرٹری۔ انڈونیشی وزیر خارجہ نے پیغامات تہنیت و مبارکباد ارسال کیئے ہیں جنمیں انہوں نے پاکستان کے اس قومی جشن پر نہایت خلوص دل سے مبارکباد پیش کرتے ہوئے بہت مسرت کا اظہار کیا ہے (ا۔پ)

مسلمانوں کو لکھنؤ کانفرنس میں شمولیت کی دعوت

مدراس ۲۶ دسمبر۔ مسٹر شفیع محمد شریف آف مدراس نے جو کانگریس کے نمایاں رکن ہیں۔ محمد اسماعیل کنوینر انڈین مسلم لیگ کے بیان کی سخت مذمت کی ہے جسمیں اُنہوں نے ہندوستان کے مُسلم لیگیوں سے درخواست کی تھی۔ کہ وہ مولانا ابوالکلام کی بلائی ہوئی کانفرنس جو لکھنؤ میں ہو رہی ہے۔ شرکت نہ کریں مسٹر شفیع نے کہا۔ کہ مسلم لیگ ہندوستان کے مسلمانوں کو چھوڑ کر چلی گئی ہے۔ اب یہاں کے مسلمانوں کا فرض ہے۔ کہ وہ بدلے ہوئے حالات کے مطابق اپنا آئندہ پروگرام مرتب کریں۔ آپ نے مسلمانوں سے اپیل کی ہے کہ وہ سب مولانا ابوالکلام آزاد کی قیادت کو تسلیم کر لیں (اپ)

زمینوں کو قومی سرمایہ قرار دینے کا نظریہ محض دھوکا ہے

لاہور ۲۷ دسمبر۔ وزیر اعظم مغربی پنجاب خان افتخار حسین خان آف ممدوٹ نے خانیوال کے مقام پر ایک پبلک میٹنگ میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ اگر بڑے بڑے زمیندار مشرقی پنجاب سے آئے ہوئے پناہ گزینوں کیساتھ ہمدردانہ سلوک نہیں کرینگے تو گورنمنٹ انکو اس کار خیر میں زبردستی شریک کرنیکی کارروائی عمل میں لائیگی آپ نے زمینوں کو قومی سرمایہ قرار دینے کے متعلق کہا کہ یہ ایک نظریہ ہے جو بیچارے نا سمجھ لوگوں کو دھوکہ دینے کیلیئے بنایا گیا ہے اور وہ اس اصطلاح سے بھی بخوبی واقف نہیں۔ یہ نہایت ہی بے معنی خیال ہے۔ جو کسی صورت میں بھی پناہ گزینوں کے پیش آمدہ مسئلہ کو حل نہیں کر سکتا۔ اور میری گورنمنٹ ایسے مسائل پر غور نہیں کر رہی (ا۔پ)

وزیر اُمور خارجہ کا تقرر

کراچی ۲۷ دسمبر۔ آج ایک اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ چوہدری سر محمد ظفر اللہ خاں وزیر امور خارجہ مملکت پاکستان مقرر کیئے گئے ہیں۔ چنانچہ آج ½۱۱ بجے دوپہر آپ نے قائد اعظم کی جائے رہائش پر حلف اٹھایا۔ چوہدری صاحب موصوف بین الاقوامی شہرت کے مالک اور غیر معمولی خدا داد قابلیتوں کے حامل ہیں۔ امید ہے۔ کابینہ میں آپ کی شمولیت بہت ہی مفید ثابت ہو گی۔ اب وزراء کی تعداد ۸ ہو گئی ہے۔ آپکی عمر چوّن سال ہے (اپ)

حکومتِ پاکستان کا دانشمندانہ روّیہ

لاہور ۲۷ دسمبر۔ حکومت پاکستان کا اپنی فوجوں کو قبائلی علاقے کی سرحد سے واپس بلا لینے کے فیصلہ پر قبائلی علاقے میں بہت زیادہ مسرت کا اظہار ہوا۔ محسودیوں کے نوجوان سردار یعقوب خان نے ایسوسی ایٹڈ پریس کے نمائندہ کو ایک بیان دیتے ہوئے کہا۔ کہ "یہ حکومت پاکستان کا نہایت دانشمندانہ قدم ہے۔ جو اس نے اپنے شمال مغربی سرحد کے متعلق اُٹھایا ہے۔ اور اس طرح ان کو خود مختار حیثیت دے کر اپنی پُرانی دوستی کے رشتہ کو مضبوط کر لیا ہے۔ (ا پ)

کشمیر میں آزاد فوجوں کی شاندار کامیابی

لاہور ۲۷ دسمبر۔ آج رات آزاد کشمیر گورنمنٹ کا ایک اعلان مظہر ہے کہ آزاد کشمیر کی فوجوں نے ہمنگر کو فتح کر لیا۔ ہمنگر دھرم سالہ کے علاقے میں اب متلاسی سریا۔ منگلا کوٹلی دیبرہ پر قبضہ ہو گیا۔ اس کے علاوہ اکھنور میں ہمکر کو بھی فتح کر لیا گیا۔ پریس نوٹ میں مزید بتایا گیا ہے۔ کہ ہمنگر کا نہایت سختی کے ساتھ دفاع کیا جا رہا تھا۔ لیکن اب وہ مکمل طور پر فتح ہو گیا۔ اور ہندوستانی فوج کے چھ سو سپاہی مارے گئے اس کے علاوہ بہت سے زخمی بھی ہوئے۔ بہت سا اسلحہ بھی ہاتھ آیا۔ جن میں ۱۹ موٹریں اور دو آرمرڈ کاریں بھی ہیں۔ قبضہ میں آئیں۔ ہمنگر کے شمال مغرب میں ایک میل پرے متلاسی اور سریا کے گاؤں پر بھی دشمن کو بھاگنا پڑا۔ جہاں سولہ موٹریں اور ایک آرمرڈ کار ملی۔ اور دشمن کے چار سو آدمی مارے گئے۔ ہمنگر کے جنوب میں منگلا کوٹلی کے مقام پر آزاد فوجوں کو فتح کے ساتھ ۱۲ پونڈ گن پوڈر چھ بڑی بندوقیں۔ رائفلوں کی بہت بڑی تعداد اسلحہ کی ایک بہت بڑی مقدار ہاتھ لگی۔ اکھنور کے علاقے میں ہمکر پر غلبہ نصیب ہوا۔ اور جنوب میں چینہ ریاست کی طرف دشمنوں کا تعاقب کیا۔ (ا۔پ)

مختصر خبریں: لاہور ۲۷ دسمبر کل قائد اعظم کی یوم ولادت کی خوشی میں پاکستان کے اچھوتوں نے ایک جلسہ منعقد کیا جسمیں پاکستان کے ساتھ اپنی پوری وفاداری کا اعلان کیا۔ اور قائد اعظم کی درازی عمر کے لیئے دُعا مانگی — لاہور ۲۷ دسمبر قیام پاکستان کے بعد مغربی پنجاب اسمبلی کا پہلا جلسہ ۵ جنوری کو شروع ہو کر ۲۷ جنوری تک رہے گا۔ کل ۱۴ مجلسیں منعقد ہونگی۔ جن میں سے سات بجٹ کے لیئے مخصوص ہیں۔ جلسہ میں پہلے دن سپیکر کا انتخاب کیا جائے گا۔ (ا پ) — کراچی ۲۷ دسمبر ہز ایگزالٹڈ ہائی نس شاہ دکن نے قائد اعظم کو جشن ولادت کے موقعہ پر ایک برقیہ میں پیغام مسرت و مبارکباد ارسال فرماتے ہوئے اپنے دلی جذبات اور قائد اعظم کی زندگی کی تمنا ظاہر کی ہے (ا پ)۔

اگر ہندوؤں نے اپنی ذہنیت بدلی تو اُن کا مذہب تباہ ہو جائیگا (مسٹر گاندھی)

نئی دہلی ۲۶ دسمبر آج شام اپنی پرارتھنا میں گاندھی جی نے طبیہ کالج کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ کہ اسکو حکیم اجمل خاں نے بنوایا تھا۔ اور اس میں ہندو اور مسلمان دونوں مذہبوں کے لوگ طالب علم تھے۔ مگر ۱۵ اگست کے بعد ہندو سکھ مسلمان کو دشمن سمجھنے لگے۔ اور اب وہاں پر کوئی بھی طالب علم نہیں رہا۔ نہایت افسوس اور شرم کی بات ہے کہ کالج کی ایسی حالت ہو گئی ہے۔ جو دوسرے کی بربادی سوچتا ہے۔ وہ خود بھی تباہ ہو جاتا ہے۔ اور اگر یہ حالت جاری رہی۔ تو ہندو مذہب تباہ ہو جائے گا۔ آپ نے مزید کہا۔ کہ کئی ہزار ہندو سکھ لڑکیاں مسلمانوں کے پاس ہیں بعض کا پتہ تو چل گیا لیکن اکثر لاپتہ ہیں۔ سُنا ہے۔ کہ بعض عورتیں واپس نہیں آنا چاہتیں کیونکہ انہیں ڈر ہے۔ کہ سوسائٹی میں اُنکو عزت کی نگاہ سے نہیں دیکھا جائیگا اور انکے ماں اور باپ انکو واپس لینے کیلیئے تیار نہیں ہونگے۔ آپ نے کہا کہ سوسائٹی کو چاہیئے کہ ان لڑکیوں کو خوش آمدید کہے۔ اس میں ان کا کوئی قصور نہیں۔ انکی اولادوں کی پرورش کرنی چاہیئے۔ اگر کوئی ایسی لڑکی میرے پاس آئیگی تو میں اس کی عزت میں کوئی فرق نہیں کروں گا۔ آپ نے کہا۔ اسی طرح پٹیالہ اور کشمیر میں ہزاروں مسلمان لڑکیوں کو ہندو سکھوں نے چھین لیا ہے۔ بعض ان میں سے معزز خاندانوں سے تعلق رکھتی ہیں۔

آپ نے کہا۔ کہ مجرموں کو فوراً ایسی عورتوں کو واپس کر دینا چاہیئے۔ یہ شرط کہ جب تک دوسرے ہماری عورتوں کو واپس نہیں کرتے۔ ہم ان کی عورتیں واپس نہیں کرینگے بالکل غلط ہے۔ بلکہ خود نیکی کرنی چاہیئے خواہ دوسرا نہ ہی کرے۔ (ا۔پ)

قائد اعظم کا فرمان: اسی پرچہ کے صفحہ اوّل پر "قائد اعظم کے فرمان" سے ایک اشتہار شائع ہوا ہے جسمیں پاکستان انڈسٹریز اینڈ ملز لمیٹڈ کے حصص خریدنے کی دعوت دی گئی ہے۔ یہ انڈسٹریز آلات حرب و زراعت کثیر سرمایہ کی لاگت سے نہایت وسیع پیمانہ پر تیار کرنیکی کوشش کر رہی ہیں۔ اسلیئے ان سے معقول منافع کی توقع کی جاتی ہے۔ احباب کو ان کے حصص خرید کر مالی فائدہ کے علاوہ ملک و قوم کی تجارت کو فروغ دینا چاہیئے